كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو

بنیادی اسلامی عقائد

بقلم

امامِ اہلسنّت مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی

رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

اِدارہ تحفّظ ناموسِ اہلِ بیت پاکستان

اے - ۲۱۹ سی بلاک - شمالی ناظم آباد، حیدری - کراچی

قیمت دو روپے پچاس پیسے

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

فہرست مضامین

	صفحہ
عرضِ ناشر	٣
١ عقائدِ ضروریہ اسلامیہ کا بیان	٥
٢ پہلا عقیدہ، عقیدۂ توحید	٩
٣ دوسرا عقیدہ، عقیدۂ نبوّت	٦
٤ فرشتوں کا بیان	٠
٥ تیسرا عقیدہ، عقیدۂ قیامت	١
٦ متفرّقات	٤
٧ صحابہ کرام اور خلفاء راشدین کے متعلق ضروری عقائد	٢

ملنے کا پتہ

صدف پبلشرز

٢٤- الظفر مارکیٹ - بلاک جی - حیدری - نارتھ ناظم آباد - کراچی ٣٣

ٹیلیفون : ٦٢٤٦٤٨

عرضِ ناشر

اہل علم جانتے ہیں کہ امام بخاری نے اصح الکتب بعد کتاب اللہ[۱] (بخاری) کا آغاز ارشاد نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا الاَعمَالُ بِالنِّیَّاتِ[۲] سے فرمایا جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جملہ اعمال حیات کی صحت و مقبولیت کا انحصار نیت کی درستی پر منحصر ہے۔ ہر عمل خواہ وہ انفرادی اور ذاتی نوعیت کا ہو یا اجتماعی و قومی نوعیت کا، اگر خالص اللہ کی رضا اس کا محرک ہے تو وہ چھوٹے سے چھوٹا ہونے کے باوجود خوشنودی الٰہی، جہنم سے نجات اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہوگا، لیکن اگر خالص رضائے الٰہی عمل کا محرک نہیں ہے تو "خَسِرَ الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃ" سے چھٹکارا ناممکن۔ اب گذارش یہ ہے کہ زیر نظر مجموعہ کا واحد مقصد مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح ہے جن کا قرآن وسنت کے مطابق ہونا نیت پر بھی مقدم ہے اگر عمل و نیت دونوں درست ہوں مگر عقائد درست نہ ہوں تو باوجود نیت و عمل دونوں کی درستی و صحت کے، شب و روز کی جملہ عبادات و اعمالِ حسنہ سعی لاحاصل، بلکہ دنیا و آخرت کی ہلاکت و تباہی اور غضب الٰہی کا پیش خیمہ ہیں، اسی لئے قرآن کریم نے مطالبۂ عمل کے ہر موقعہ پر "عَمِلُوا" سے قبل "اٰمَنُوا (صحتِ عقائد) کی شرط لگا دی ہے۔ اسی شدت ضرورت و اہمیت کے پیش نظر مجموعہ "عقائد اسلامی" جس کو "اسلامی عقائد نامہ" کہنا بھی درست ہے، شائع

---

۱ قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح (ماخذ دین) کتاب ۲ نیت پر اعمال کا دار و مدار ہے۔

کیا جا رہا ہے۔ جو امامِ اہلِ سنت رحؒ کی مشہور و مقبول تصنیفات "نفحہ عنبریہ" اور "خلفاء راشدین" سے ماخوذ ہے، قارئین معاف فرمائیں کہیں کہیں چند الفاظ تبدیل کئے گئے ہیں مثلاً "کوک" کی جگہ "چابی" یا "بی بی" کی جگہ "بیوی" یا "ف" کی جگہ "ایسی لائن" ۔۔ "واقعہ یہ ہے کہ مجموعہ ہذا امامِ اہلسنت کی دینی خدمات میں، ہر کلمہ گو پر احسان عظیم ہے جو بظاہر معمولی مگر اپنے اخروی نتائج و ثمرات میں نہایت عظیم و لامحدود، ایک ایک سانس کو ایمان بخش اور پسندیدۂ الٰہی بنا دینے والا۔

درخواست

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ[1] کا تقاضہ ہے کہ ہر وہ مسلمان جو رسالہ ہذا سے نفع اندوز ہو امام موصوف کی مغفرت اور مدارجِ اُخروی کی ترقی کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا رہے۔

خادم دین

سیّد علی مطہر نقوی امروہوی

۲۰ شعبان المعظم سنہ ۱۴۰۶

---

[1] احسان کا بدلہ احسان ہے۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

عقائد ضروریہ اسلامیہ کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اولاً جاننا چاہیئے کہ کوئی نیک کام بغیر درستیِ عقائد کے مفید نہیں ہو سکتا، بلکہ در حقیقت اس کو نیک کام کہنا محض ظاہری صورت کے اعتبار سے ہے اور بس۔

عقائد اگر درست ہوں تو تھوڑی نیکی بھی بہت ہے، اور خطا و قصور ہو جائے تو اس کی مغفرت کی بھی اُمید ہے، لیکن عقائد ٹھیک نہ ہوں تو اچھے سے اچھا کام بھی رائیگاں ہے، نیکی برباد گناہ لازم۔

قرآن شریف کی اس آیۂ کریمہ سے یہ مضمون اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے:۔

---

[1] از نفحۂ عنبریہ

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعۡمَالَہُمۡ
وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ کَفَّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ
اَصۡلَحَ بَالَہُمۡ ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الۡبَاطِلَ
وَاَنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الۡحَقَّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ کَذٰلِکَ
یَضۡرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمۡثَالَہُمۡ (ترجمہ) جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکا اللہ اُن کی نیکیوں کو رائیگاں کر دے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے اور اُس (شریعت) پر ایمان لائے جو اتاری گئی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر اور وہ حق ہے انکے پروردگار کی طرف سے۔ مٹا دے گا اللہ اُن سے اُنکے گناہوں کو اور سنوار دے گا انکی حالت کو یہ اس سبب سے کہ جنھوں نے کفر کیا انھوں نے باطل کی پیروی کی اور جو ایمان لائے انھوں نے حق کی پیروی کی جو انکے پروردگار کی طرف سے ہے۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ لوگوں کے لئے اُن کی مثالیں۔

جو قانون الٰہی اس آیت میں بیان ہوا ہے وہ ایسا صاف ہے کہ عقل انسانی بھی وہی حکم لگاتی ہے۔ عقائد مثل جڑ کے ہیں اور

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اعمال مثل شاخوں کے ۔ جس طرح شاخیں جڑ سے پیدا ہوتی ہیں، اُسی طرح اعمال کا منشا و منبع عقائد ہیں ۔

لہٰذا انسان کی سب سے بڑی سعادت اور سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ اپنے عقائد کو درست کرے ۔ صحیح اعتقادات اپنے دل میں قائم کرے اور غلط اعتقادات سے اپنے باطن کو پاک صاف رکھے ۔ اس کے بعد اعمال خیر سے اپنے کو آراستہ کرکے اپنے مالک کی رضامندی کو حاصل کرے جو اس دنیا میں آنے کا اصل مقصود ہے ۔

ثانیاً اس بات کا معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ تمام دینوں میں دین اسلام خدا کا پسند کیا ہوا دین ہے اور دین اسلام کا نام لینے والوں میں اہل سنت وجماعت ہی دینِ اسلام کے حقیقی وارث ہیں یہ دونوں باتیں عقلی و نقلی دونوں قسم کے دلائل سے اس درجہ پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہیں کہ ہر باخبر مخالف کا ضمیر بھی بخوبی اعتراف کررہا ہے خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے یہ دونوں نعمتیں ہم کو دیں ۔ اسلام بھی ہمکو دیا اور اسلام میں طریقۂ اہل سنت وجماعت سے سرفراز فرمایا ۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

ثالثاً یہ بھی اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اہل سنت وجماعت کے عقائد کیا ہیں۔ یہ وہی عقائد ہیں جو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابۂ کرام کو تعلیم فرمائے اور صحابۂ کرام کی ساری جماعت بلا اختلاف اُن عقائد پر قائم رہی۔ زمانہ مابعد میں لوگ نئی نئی باتیں نکال نکال کر الگ الگ فرقے بن گئے۔ کوئی معتزلی ہو گیا کوئی مُرجی کوئی جہمی کوئی قدری کوئی جبری کوئی رافضی کوئی خارجی وغیرہ وغیرہ لیکن اہل سنت وجماعت لکیر کے فقیر بنے ہوئے انھیں عقائد پر مضبوطی سے قائم رہے جو صحابۂ کرام سے انھوں نے پائے۔ یہ وہی عقائد ہیں جو آج اللہ کی مقدس کتاب قرآن مجید میں موجود ہیں جو عقائد اصل الاصول ہیں وہ تو صراحتہً قرآن شریف میں بیان ہوئے ہیں اور جو اس سے کم درجہ کے ہیں وہ بالاجمال قرآن مجید میں ہیں اور بالتفصیل متواتر حدیثوں میں ہیں بعض فروعی اعتقادات ایسے بھی ہیں جن کی تفصیل غیر متواتر حدیثوں میں وارد ہوئی ہے مگر اُن پر شریعت مقدسہ کو کچھ زیادہ اہتمام نہیں ہے۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

لہٰذا واضح ہو کہ اسلام کے اصل الاصول عقیدے تین ہیں۔ توحید
نبوت۔ قیامت علمائے کرام ان تینوں عقیدوں کو ام العقائد کہتے ہیں
ان تینوں عقیدوں میں توحید و نبوت پر زیادہ زور دیا گیا ہے عقیدہ قیامت
بھی عقیدۂ نبوت کے نتائج میں سے ہے۔ اسی لیئے وہ کلمہ طیبہ جو ایک کافر
کو مسلمان بنا دینے کے لئے کافی ہے اسمیں انھیں دو عقیدوں کا ذکر ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ :۔ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ بَارِکْ وَسَلِّمْ

اس مقام پر انھیں تین عقیدوں کا بیان مقصود اصلی ہے۔ بعد میں بالاختصار
اُن ضروری عقائد کا بیان ہوگا جو اِن تین کے تابع ہیں۔ واللہ الموفق والمعین

پہلا عقیدہ، عقیدۂ توحید

ہمارا ایمان ہے کہ سارے جہان کی پیدا کرنے والی ایک پاک ہستی
ہے۔ جس کا مبارک نام اللہ ہے اسکے متعلق ہمارے عقیدے یہ ہیں
(۱) وہ ایک ہے نہ ذات میں کوئی اُس کا مثل و مانند ہے نہ صفات میں

پوجنے کے لائق وہی ایک اکیلا ہے۔ اُسکے سوا کسی اور کو پوجنا بڑی بغاوت ہے، جس کو شریعت مقدّسہ شرک کہتی ہے۔

— پوجنا عربی کی لفظ عبادت کا ترجمہ ہے اور عبادت کے معنی لغت عرب میں کسی کے سامنے اپنی عاجزی اور ذلت کا اظہار کرنا[1] پس مطلب یہ ہوا کہ عاجزی و ذلت کا اظہار فقط ایک اللہ کے سامنے کرنا چاہیئے کسی اور کے سامنے کرنا جائز نہیں۔

(۲) وہ اللہ حیّ ہے یعنی صفتِ حیات اس کو حاصل ہے قَدِیر ہے یعنی جو کچھ وہ چاہے اُسپر اس کو قدرت حاصل ہے مُرِید ہے یعنی ارادہ کی صفت اس کو حاصل ہے عَلِیمٌ ہے یعنی صفت علم اُسکے لیئے ثابت ہے کوئی چھوٹی سی چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز کوئی ظاہر سے ظاہر اور پوشیدہ سے پوشیدہ چیز اس کے علم سے باہر نہیں وہ سب کچھ جانتا ہے سَمِیعٌ ہے یعنی سننے کا وصف اس کو حاصل ہے۔ ہر آواز اور ہر پکار کو سُنتا ہے، مچھر سے بھی چھوٹے جانور کے پر کی آواز سنتا ہے بَصِیرٌ ہے یعنی دیکھنے کی صفت اُسکے لئے ثابت ہے ہر چیز کو ہر حالت اور ہر وقت میں دیکھتا ہے کوئی چیز اُسکے دیکھنے سے چھپ نہیں سکتی مُتَکَلِّمٌ ہے یعنے

---

[1] کشاف مع حاشیہ میر سید شریف

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کلام کرنے کا وصف اُس کو حاصل ہے جس سے چاہتا ہے بات کرتا ہے جس کام کا چاہتا ہے حکم دیتا ہے جس کام سے چاہتا ہے منع کرتا ہے
خالِق ہے یعنی چیزوں کو نیست سے ہست کرنے کی صفت اُس کے لیئے ثابت ہے۔

اِن صفات کے علاوہ اور تمام صفات کمال کی اس کو حاصل ہیں جن کی گنتی نہیں ہوسکتی۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی صفتیں اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں اُسکی ذات ازلی وابدی ہے اور اُس کی ذات کیلئے صفات کمال بھی ہمیشہ سے حاصل ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

قرآن مجید چونکہ اللہ کا کلام ہے اور کلام اللہ کی صفت ہے اس لیئے اہل حق یعنے اہلسنت و جماعت کا مذہب ہے کہ وہ قدیم ہے غیر مخلوق ہے، ہم قرآن مجید کے نقوش کو جو لکھنے والے لکھتے ہیں نیز اُن الفاظ کو جو ہماری زبان سے ادا ہوتے ہیں قدیم نہیں کہتے بلکہ وہ خدا کا کلام ہے جس پر ہمارے الفاظ دلالت کرتے ہیں اس کو ہم قدیم کہتے ہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے علاوہ جو کچھ ہے سب

اللہ تعالیٰ کا مملوک و مخلوق ہے اچھی اور بُری ہر قسم کی چیزیں اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں زہر اور تریاق شر اور خیر سب کا خالق وہی ہے ہمارے اعمال نیک و بد سب اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں ان اعمال کے کسب کرنے والے البتہ ہم ہیں۔

(۵) اُس کے ملک میں جو سارے جہانوں کو شامل ہے اس کی مشیت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے۔ ایک پتی بھی اس کی مشیت کے بغیر نہیں ہل سکتی۔

نظام عالم جو تم دیکھ رہے ہو اسکی یہ مثال نہیں ہے کہ جیسے کسی گھڑی میں چابی بھر دی گئی کہ جبتک وہ چابی بھری ہے گھڑی کی سوئیاں چل رہی ہیں چابی بھرنے والے کے ارادہ کو اب کچھ دخل نہیں بلکہ نظام عالم کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص گھڑی کی سوئیوں کو اپنی انگلی سے چلائے جب تک اُنگلی سوئی کو حرکت دے رہی ہے سوئی چل رہی ہے انگلی ہٹ جائے تو سوئی کی حرکت موقوف۔ اللہ کی مشیت نظام عالم کو اسی طرح چلا رہی ہے

—— اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے کہ بندے اپنے افعال میں نہ پورے طور پر با اختیار ہیں کہ خدا کی مشیت کی تنقیص ہو اور نہ مجبور محض

ہیں کہ جزا و سزا کا کارخانہ درہم برہم ہو جائے۔ بلکہ اختیار و جبر کے درمیان کی کوئی حالت ہے جس کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی۔

(۶) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر بڑا مہربان ہے اُن کو رزق دیتا ہے اولاد دیتا ہے انکی دُعائیں قبول کرتا ہے ان کی مدد کرتا ہے اپنے فرمانبردار بندوں سے محبت کرتا ہے انکو اپنی نزدیکی بخشتا ہے۔

(۷) اللہ تعالیٰ کسی امر میں کسی کا محتاج نہیں۔ جسم اور جسمانی چیزوں سے پاک اور بری ہے۔ اس کے لئے کوئی مکان نہیں۔ کھانے پینے صحت و مرض خوشی اور غم بڑھاپے اور جوانی سے بری ہے نہ کسی چیز سے اس کو اتصال ہے نہ وہ کسی چیز میں حلول کرتا ہے نہ اس میں کوئی چیز حلول کرتی ہے۔ نہ اُس کے اولاد ہے نہ بیوی نہ وہ کسی کی اولاد سے ہے۔ کوئی چیز اُس پر واجب نہیں جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے۔ غرضکہ ہر قسم کے عیب اور نقص سے اس کی ذات پاک ہے، اور سب کمالات اس کو حاصل ہیں۔

(۸) اللہ تعالیٰ نے اپنے خدائی اختیارات کسی کو نہیں دیئے جیسے دنیا کے بادشاہ اپنے بڑے بڑے عہدہ داروں کو اختیارات دے کر

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

کاموں پر مقرر کر دیتے ہیں اور وہ عہدہ دار اپنے ان عطائی اختیارات سے اپنا کام کرتے ہیں بادشاہ کے ارادے اور مشیت کو ان کاموں میں کچھ دخل نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس سے بری ہے اُس نے اپنے بندوں کو کاموں پر مقرر کیا مثلاً ملک الموت کو قبض روح پر مگر وہ بغیر حکم اور مشیت کے قبض روح نہیں کر سکتے اور نہ روح قبض ہو سکتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو ہدایت کے کام پر مقرر کیا مگر یہ بھی فرما دیا کہ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ یعنی اے نبی آپ جس کو چاہیں اُس کا ہدایت پانا ضروری نہیں البتہ ہم جس کو چاہیں اُس کو ہدایت ملنا ضروری ہے خلاصہ یہ کہ ہر کام اللہ کے اختیار میں ہے وہی فائدہ پہونچانے والا ہے اور وہی نقصان دینے والا ہے۔

— علمائے ربانی فرماتے ہیں کہ توحید کا بڑا شعبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو فاعل با اختیار نہ سمجھے اور کسی سے نفع پہونچنے کی اُمید نہ رکھے اور کسی سے نقصان پہونچنے کا خوف نہ کرے حضرت سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ؎

موحد چہ بر پائے ریزی زرش　　چہ فولاد ہندی نہی بر سرش

اُمید وہراسش نباشد زکس ہمیں ست بنیاد توحید بس

(۹) اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی حقیقت کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتی ؎

نہ ادراک درکنہ، ذاتش رسد نہ فکرت بغور صفاتش رسد

اور ہونا بھی یہی چاہیئے کیونکہ اگر خدا کی ذات وصفات کی حقیقت کا ادراک ہوجائے تو گویا عقل نے اس کو گھیر لیا اور خدا کو کوئی چیز نہیں گھیر سکتی۔ ہاں آخرت میں نیک بندوں کو خدا کا دیدار ہوگا، کیونکر ہوگا اور کس طرح ہوگا، اس کے سمجھنے اور بیان کرنے سے بھی عقل انسانی عاجز ہے

(۱۰) اللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں یعنے جو نام شارع[۱] نے بتلا دیے ہیں انھیں ناموں سے اللہ تعالیٰ کو پکارنا چاہیئے اُنکے علاوہ کسی اور نام سے (جیسے نارائن یا پرمیشر وغیرہ) اُس کو پکارنا درست نہیں نیز اُردو زبان میں یا کسی زبان میں اُس کے اِن ناموں کا ترجمہ کرنا جن کا پورا مفہوم اس زبان میں نہیں ادا ہوسکتا بلکہ پہلو نقص کا نکلتا ہے درست نہیں، جیسے قدیم کا ترجمہ پرانا یا فارسی میں کہنہ۔ ہاں جن ناموں کا ترجمہ دوسری زبان میں

---

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بالنقص ہو سکتا ہے اسمیں مضائقہ نہیں مثلاً مَالِكْ کا ترجمہ فارسی میں خدا یا خداوند۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ

ترجمہ:۔ ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے

دوسرا عقیدہ، عقیدۂ نبوّت

حقیقت میں اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ عقیدہ عقیدۂ توحید سے زیادہ مہتم بالشان ہے انبیا علیہم السلام کی تعلیم ہی سے عقیدۂ توحید پورے طور پر معلوم ہوتا ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کچھ خاص بندوں کو ہدایت خلق کے لیئے مقرر فرمایا۔ خدا کا کلام اُن پر اُترتا تھا اور خدا انکے ذریعہ سے اپنے احکام بندوں کو بھیجتا تھا ان مخصوص و مقرب بندوں کو خدا کا نبی و رسول کہتے ہیں اوّل ان سب کے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخر ان کے ہمارے سردار اور کل کائنات کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نبیوں کی تعداد شریعت نے نہیں بتلائی

لہٰذا کوئی عدد خاص معین کرنا نہ چاہیئے نبیوں کے متعلق ہمارے عقیدے یہ ہیں

(۱) وہ سب راست باز اور نیکوکار اور صغیرہ کبیرہ ہر قسم کے گناہوں سے پاک تھے سب اللہ کی رضامندی اور پسند کے کامل نمونے تھے

(۲) احکام الٰہی کے پہونچانے میں کوتاہی نہ کرتے تھے۔ دنیا کی کوئی طاقت اُن کو اُن کے فرض منصبی سے روک نہ سکتی تھی۔

(۳) انھوں نے معجزات دکھلائے یعنی وہ کام اُن سے ظاہر ہوئے جو انسانی طاقت سے بالاتر ہیں جیسے لاٹھی کا اژدہا بنجانا مردے کا جی اُٹھنا پتھروں اور درختوں کا انسانی زبان میں کلام کرنا چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا وغیرہ وغیرہ۔

(۴) اللہ تعالیٰ نبیوں کو بقدر ضرورت و مصلحت غیب کی باتوں پر بھی اطلاع دیتا ہے۔ مگر تمام غیب کی باتوں کا جاننا اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خاصۂ خداوندی ہے۔

— معجزہ دراصل خدا کا فعل ہے نبی کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے

(۵) جو نبی جس زمانہ میں تھے اُس زمانہ میں ان کی قوم کے لیئے خدا کی رضامندی انکی پیروی و فرمانبرداری میں منحصر ہوتی تھی

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

(۶) کوئی نبی اپنی نبوت سے کبھی معزول نہیں ہوا۔

(۷) کوئی غیر نبی کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(۸) سب نبیوں سے افضل ہمارے نبی رؤف ورحیم محمد بن عبداللہ ابن عبدالمطلب بن ہاشم ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۹) آپ اللہ کے نبی ہیں آپ خاتم النبیین ہیں یعنے آپ پر نبوت ختم ہو گئی آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملی، نہ ملے گی۔ آپ نے بکثرت معجزات دکھلائے۔ آپ کی نبوت تمام جہان کے لئے ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دین کامل عطا فرمایا۔ آپ کو حق تعالیٰ نے معراج دی یعنی ایک رات جاگنے کی حالت میں براق پر سوار ہو کر مکہ سے بیت المقدس اور بیت المقدس سے آسمانوں پر تشریف لے گئے پھر آگے جہاں تک اللہ نے چاہا آپ کو سیر کرائی گئی جنت دکھلائی گئی دوزخ دکھلائی گئی آپ شفیع المذنبین ہیں۔ یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے آپ باذن الٰہی اپنی امت کی شفاعت کریں گے اور آپ کی شفاعت مقبول ہو گی۔ آپ کو خدا نے حوض کوثر عنایت فرمائی۔ آپ کی امت بھی تمام امتوں سے اور آپ کے اصحاب سب نبیوں کے اصحاب سے افضل ہیں۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

(۱۰) آپ کے تشریف لانے کے بعد اب کسی دوسری شریعت پر عمل کرنے والا نجات نہیں پا سکتا۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے بعضے نبیوں پر اپنی کتابیں بھی اتاری ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر توریت اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر انجیل اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید۔

(۱۲) قرآن مجید اللہ کی کتابوں میں سب سے افضل ہے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔

(۱۳) قرآن مجید کی حفاظت کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے اور اس وعدۂ الٰہی کے مطابق وہ بڑی حفاظت کے ساتھ موجود ہے اور قیامت تک رہے گا رسُول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس میں ایک حرف کی کمی بیشی تغیر تبدل نہیں ہوا اس کی ترتیب لوح محفوظ کے مطابق ہے۔

(۱۴) کوئی عاقل بالغ اس رتبہ کو نہیں پہنچ سکتا کہ پابندی شریعت اور پیروی پیغمبر اس سے معاف ہو جائے۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

فرشتوں کا بیان

اللہ تعالیٰ کی ایک خاص قسم کی مخلوق ہے اُس کو فرشتہ کہتے ہیں فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ کھانے پینے سے جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں جیسے بول و براز وغیرہ اُن سے بھی پاک ہیں۔

فرشتے گناہوں سے معصوم ہیں۔ فرشتوں کی تعداد بہت ہے سوا اللہ کے کسی کو معلوم نہیں۔

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے کاموں پر مقرر کیا ہے بعض کو اللہ تعالیٰ نے ہوا پر مقرر کیا ہے بعض کو پانی پر بعض کو جان نکالنے پر بعض کو انسانوں کے اعمال لکھنے پر۔

فرشتوں میں اِن چار کا رُتبہ بہت بڑا ہے۔ جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام۔ حضرت جبرئیلؑ پیغمبروں کے پاس وحی لانے پر مقرر ہیں اور حضرت میکائیلؑ روزی رسانی پر حضرت اسرافیلؑ قیامت کے دن صور پھونکنے پر حضرت عزرائیلؑ جان نکالنے پر۔

تیسرا عقیدہ، عقیدۂ قیامت

ہمارا ایمان ہے کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ تمام عالم فنا ہو جائے گا۔ جن و انس اور فرشتے آسمان و زمین اور عرش کرسی جنت دوزخ سب فنا ہو جائیں گی صرف ایک ذات پاک اللہ تعالیٰ کی موصوف بہ صفات بکمال باقی رہے گی۔ اس کے بعد پھر سب زندہ کیئے جائیں گے حساب و کتاب ہوگا جزا و سزا ہوگی۔ اسی کو قیامت اور روز جزا کہتے ہیں۔ عقیدۂ تناسخ جس کو آواگون کہتے ہیں بالکل باطل خیال ہے ایک روح جو جسم سے نکل گئی پھر دوبارہ دوسرے جسم میں نہیں بھیجی جاتی۔

قیامت کے متعلق بارہ ۱۲ عقیدے ہیں جو نہایت ضروری ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) عالم آخرت برحق ہے یعنی اس دنیا کے علاوہ ایک عالم اور ہے جو لوگ مرتے ہیں وہ اس عالم سے اُس عالم میں جاتے ہیں۔

(۲) مرنے کے بعد قبر میں یا جس حالت میں انسان ہو خدا کے دو فرشتے منکر نکیر آتے ہیں اور مُردہ سے سوال کرتے ہیں۔ دین

پوچھتے ہیں اور اللہ اور اللہ کے رسول کے متعلق دریافت کرتے ہیں نیکوکاروں ایمان والوں کے لئے قبر بہشت کا ایک باغ بن جاتی ہے اور کافروں گنہگاروں کے لئے دوزخ کا گڑھا ہوجاتی ہے۔

ضغطہ قبر (یعنی قبر کی تنگی اور گھبراہٹ) کبھی نیک بندوں کو بھی ہوتا ہے۔

(۳) قیامت کے آنے کا وقت کسی پیغمبر نے نہیں بتایا البتہ اسکی نشانیاں بتائی ہیں اور سب سے زیادہ تفصیل و توضیح کے ساتھ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں وہ سب علامات برحق ہیں۔

ان علامات میں سے بڑی علامت دجال کا نکلنا امام مہدی کا ظاہر ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا آسمان سے اترنا ہے۔ اور یاجوج ماجوج کا نکلنا اور آفتاب کا مغرب سے نمودار ہونا۔ دابۃ الارض کا نکلنا وغیرہ وغیرہ۔

— اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے کہ امام مہدی ابھی پیدا نہیں ہوئے جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ پیدا ہو چکے ہیں اور کسی غار میں

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

پوشیدہ ہیں یہ بالکل غلط ہے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق ہمارا یہ مذہب ہے کہ وہ زندہ آسمان پر اٹھا لیئے گئے ہیں اور قریب قیامت پھر اتارے جائینگے اور شریعت محمدیہ کے مطابق حکومت کریں گے۔ حضرت عیسٰی علیہ السّلام اسوقت بھی مرتبہ نبوّت پر ہونگے ان کا نبی ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکے خلاف نہیں کیونکہ ان کو نبوّت آپ سے پہلے کی ملی ہوئی ہے نہ آپ کے بعد کی۔ یاجوج ماجوج انسانوں کی ایک قوم کا نام ہے یہ قوم دو پہاڑوں کے درمیان میں بند ہے۔ قیامت کے قریب ظاہر ہو کر قتل و غارت سے دُنیا کو تباہ و برباد کردے گی کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ بالآخر آسمانی بلا سے وہ ہلاک ہوجائے گی۔

دابۃ الارض ایک عجیب الخلقت جانور ہے جو آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے دوسرے دن مکہ کے پہاڑ صفا سے برآمد ہوگا اور لوگوں سے انسانی زبانوں میں کلام کرے گا۔

(۴) علامات قیامت کے پائے جانے کے بعد حضرت اسرافیل صور پھونکیں گے صور کی پہلی آواز میں تمام عالم فنا ہوجائیگا اور دوسری آواز میں تمام اگلے اور پچھلے سب زندہ ہوکر زمین کے اوپر آجائیں گے اور ہر چیز

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

موجود ہو جائے گی۔ پھر سب لوگ میدان حشر میں جمع کیئے جاویں گے۔

(۵) نیکی و بدی کا حساب ہو گا۔ ہر انسان نے اپنی تمام عمر میں جتنے کام کیئے سب کراماً کاتبین فرشتوں نے لکھ لیئے وہ اعمال نامے محفوظ ہیں اُس دن نیکوں کے اعمال نامے اُن کے داہنے ہاتھ میں اور بدوں کے اُن کے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

(۶) اعمال کے تولنے کے لئے ایک ترازو قائم کی جائیگی اُس میں نیکی بدی کا وزن کیا جائیگا یہ ترازو حقیقۃً ترازو ہو گی مگر دُنیا کی ترازوؤں کے مانند نہیں جن کی نیکی کا پلہ بھاری ہو گا وہ بہشت میں بھیجے جائیں گے اور جن لوگوں کی بدیوں کا پلہ بھاری ہو گا وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے

(۷) پل صراط برحق ہے یعنی دوزخ کے اوپر ایک پل بنایا جائیگا جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا حساب کتاب کے بعد سب لوگوں کا اِس پل سے گزرنا ہو گا نیک لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق اس پل سے تیزی کے ساتھ نکل جائیں گے اور بُرے لوگ اپنے گناہوں کے موافق کوئی زخمی ہو جائیگا کوئی کٹ کر دوزخ میں گر جائے گا۔

(۸) بہشت اور دوزخ برحق ہے وہ اب بھی موجود ہے بہشت میں

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

اعلےٰ درجہ کے مکانات عمدہ عمدہ باغ دودھ اور شہد اور نفیس پاکیزہ شراب اور نفیس پانی کی نہریں اور ہر قسم کی اعلےٰ سے اعلیٰ نعمتیں ہیں۔ دوزخ میں آگ کا عذاب اور طرح طرح کی تکلیفیں ہیں کافروں کو ہمیشہ ہمیش دوزخ میں رہنا ہوگا کبھی انکو نجات نہ ملیگی اور کوئی گنہگار مومن اگر دوزخ میں ڈالا جائے گا تو چند روز کے لئے اپنی سزا بھگتنے کے بعد اور بعض لوگ اس سے قبل شفاعت سے یا محض خدا کی رحمت سے نجات پائیں گے۔ علےٰ ہذا جنت میں جانیکے بعد جنتی کبھی وہاں سے نکالے نہ جائینگے۔ ہمیشہ ہمیش جنت میں رہینگے

(۹) بہشت اور دوزخ کے درمیان میں ایک مقام اعراف ہے وہاں کے لوگ جنتیوں اور دوزخیوں دونوں کو دیکھیں گے اور ان سے کلام کرینگے

(۱۰) ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن ایک حوض عنایت ہوگا جس کا نام حوض کوثر ہے ایمان والوں کو اس حوض کا پانی آپ پلائیں گے۔

(۱۱) ہمارے نبی کریم جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کرینگے اور آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اسوقت آپ کا رتبہ عالی سب اگلوں پچھلوں پر ظاہر ہوگا حضرت آدم علیہ السلام

سے لیکر حضرت عیسٰی علیہ السلام تک جتنے خدا کے پیغمبر ہوئے اُن میں سے کوئی بھی شفاعت کی ہمت نہ کرے گا مگر آپ کی شفاعت کے بعد پھر اور انبیاء بھی شفاعت فرمائیں گے آپ کی اُمت کے علماء و شہدا بھی شفاعت کریں گے۔

— روز قیامت سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بعض لوگوں کو قبر میں شفاعت کر کے عذاب الٰہی سے بچا لینا بھی ثابت ہے اور قیامت کے دن آپ کی شفاعت تین قسم کی ہو گی۔

۱ بعض لوگوں کو دوزخ میں جانے سے بچانے کے لیئے۔

۲ بعض دوزخیوں کو دوزخ سے رہائی دلانے کے لیئے۔

۳ بعض کے مدارج و مراتب بڑھانے کے لئے۔

(۱۲) بہشت میں سب سے بڑی نعمت خدا کا دیدار ہو گا جنتی لوگ اللہ تعالےٰ کو بے حجاب و بے نقاب دیکھیں گے جس طرح دُنیا میں چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہیں جب کہ آسمان گرد غبار اور ابر و باد سے بالکل صاف ہو۔

یا اللہ اپنے فضل و کرم سے مرنے کے وقت ہماری مدد فرمانا

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

دنیا سے ایمان کے ساتھ اُٹھانا اور قبر میں ہماری مدد فرمانا اس تنہائی و بے کسی میں سوا تیرے کوئی کام آنے والا نہیں اور قیامت کے دن ہماری مدد فرمانا اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بہشت میں داخل کر کے اپنے دیدار سے مشرف فرمانا آمین بالنبی الامین۔

متفرقات

(۱) اولیاء اللہ کی کرامتیں حق ہیں۔

خوارق عادات اگر نبی سے ظاہر ہوں تو معجزہ کہلاتی ہیں اور نبی کے پیرو سے اگر ظاہر ہوں تو کرامت کہی جاتی ہیں۔

ولایت الٰہی کی دو قسمیں ہیں ایک ولایت عامہ جو تمام اہلِ ایمان کو حاصل ہے دوسری ولایت خاصہ جو صرف اولیاء اللہ کو حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت سے ممتاز اور اتباعِ شریعت کی دولت سے سرفراز ہوں۔

(۲) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام تمام اولیاء اللہ سے افضل ہیں۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

(۳) زندہ ایمان والوں کی دعا سے اور ایصال ثواب سے مُردہ مومن کو نفع پہونچتا ہے۔

ــ مالی عبادت کا ثواب پہونچنے میں تو تمام اہل حق کا اتفاق ہے کوئی شخص صدقہ دے کر یا اللہ کی رضامندی کے لیئے کسی طریقہ سے اپنا مال خرچ کر کے خدا سے دُعا کرے کہ یا اللہ اس کا ثواب فلانے کو پہونچا دے تو بالاتفاق سب کے نزدیک اس کا ثواب پہنچ جاتا ہے۔ لیکن بدنی عبادت کا ثواب پہونچنے میں البتہ اختلاف ہے۔ ہمارے امام اعظم امام ابوحنیفہؒ اس امر کے قائل ہیں کہ مالی عبادات کی طرح بدنی عبادات کا ثواب بھی پہونچتا ہے

(۴) ہر مسلمان کے پیچھے خواہ وہ فاسق ہو یا متقی نماز پڑھنا درست ہے ہاں جن لوگوں کا فسق یا بدعت حد کفر تک پہونچ جائے جیسے رافضی بوجہ عقیدہ تحریف قرآن کے یا مرزائی بوجہ انکار ختم نبوت کے اس حد کو پہونچ گئے ہیں۔ ان کے پیچھے البتہ نماز درست نہیں۔

(۵) ہم اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے۔ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ہمارے قبلہ کی ملت یعنی دین اسلام کی تمام ضروریات کو مانتے ہوں جو لوگ دین کی ضروریات میں سے کسی بات کا انکار کریں اور یہ انکار

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کسی تاویل کی بنا پر نہ ہو وہ لوگ اہل قبلہ نہیں کہے جائیں گے۔

(۶) کبیرہ گناہ کے کرنے سے کوئی مسلمان کافر نہیں ہوتا بشرطیکہ اس کو گناہ جانتا ہو۔

(۷) موزوں پر مسح کرنا درست ہے۔ نبیذ حلال ہے۔ متعہ حرام ہے — یہ چیزیں اگرچہ از قسم اعتقادات اصلیہ نہیں ہیں۔ مگر چونکہ اہلسنت اور اہل بدعت کا شغف اِن مسائل میں بہت ہوا اس لیئے علماء نے عقائد میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔

نبیذ۔ اُس پانی کو کہتے ہیں کہ جس میں چھوہارے یا انگور ڈال دیے جائیں کہ اُن کی شیرینی پانی میں آجائے اور کچھ تیزی پیدا ہوجائے لیکن نشہ نہ پیدا ہو۔ نشہ پیدا ہوجائے تو بالاتفاق اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔

(۸) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کے لئے جنت کی خوشخبری سُنائی اُن کو ہم قطعی جنتی جانتے ہیں اُن کے سوا کسی خاص شخص کی بابت قطعی جنتی ہونے کی شہادت نہیں دے سکتے۔

(۹) کسی گنہگار پر بالتخصیص لعنت کرنا جائز نہیں۔

(۱۰) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ذکر بُرائی کے ساتھ

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ جب اُن کا ذکر کیا جائے تو تعریف کے ساتھ کیا جائے

——— صحابۂ کرام میں مہاجرین و انصار کی قرآن شریف میں بڑی تعریف ہے خدا نے اُن سے اپنی رضامندی ظاہر فرمائی ہے اور اُن کے بڑے بڑے مدارج ارشاد فرمائے ہیں۔ مہاجرین و انصار میں بھی اہل حدیبیہ کا اور اُن میں اہل بدر کا اور اُن میں بھی عشرۂ مبشرہ کا اور ان میں بھی خلفائے راشدین کا رتبہ دوسروں سے زیادہ ہے۔

——— صحابۂ کرام کے ساتھ حسن ظن نہ رکھنے سے تمام دین درہم برہم ہو جاتا ہے۔ آج روافض اسی مصیبت میں مبتلا ہیں کہ اپنا ایمان قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ثابت نہیں کر سکتے اس کا اصلی سبب یہی ہے کہ انھوں نے صحابۂ کرام سے بجائے حُسنِ ظن کے سخت سخت بدگمانیاں پیدا کر لیں۔

(۱۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے شخص کو جو دین کے قائم رکھنے اور احکام شرعیہ کے جاری کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو اپنا امام منتخب کرنا جس کو خلیفہ بھی کہتے ہیں۔ مسلمانوں پر ضروری ہے خلیفہ کا معصوم ہونا یا خدا و رسول کی طرف سے نامزد ہونا ضروری نہیں۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

—— اس مسئلہ میں روافض نے اہلِ سنت وجماعت کی بڑی مخالفت کی ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ خلیفہ کا تقرر منجانب اللہ ہونا چاہیئے وہ لوگ بظاہر تو حضرت علی اور ائمہ مابعد کا رتبہ بڑھاتے ہیں کہ ان کو مثل رسول معصوم کہتے ہیں لیکن درحقیقت وہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کرتے ہیں۔ روافض کا مسئلہ امامت فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔

۱۲) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ تیس برس رہی اس مدت میں جو حضرات خلیفہ ہوئے وہ خلفائے راشدین ہیں ان کو ہم تمام صحابہ کرام سے افضل جانتے ہیں اور ان میں باہم ایک دوسرے پر بہ ترتیب خلافت فضیلت ہے۔

—— اگرچہ یہ مسئلہ بھی فروعی مسئلہ ہے۔ مگر روافض نے اس مسئلہ میں اہل سنت سے اختلاف کر کے ایسے خراب نتائج پیدا کر دئیے ہیں کہ یہ مسئلہ بہت زیادہ اہم ہوگیا اور علماء اسلام کو صاف کہنا پڑا کہ جب تک خلفائے راشدین کی خلافت کو حق نہ مانا جائے گا دین کا کوئی مسئلہ قائم نہیں رہ سکتا۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

صحابۂ کرام و خلفائے راشدین کے متعلق ضروری عقائد

عقیدہ ۱:- رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بہت بڑی چیز ہے اس اُمت میں صحابہ کرام کا درجہ سب سے بڑا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی جسکو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہو گئی۔ مابعد والوں میں بڑے سے بڑا بھی اس کی برابر نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کرام کی تعداد غزوۂ بدر میں تین سو چودہ تھی اور حدیبیہ میں پندرہ سو فتح مکہ میں دس ہزار، حنین میں بارہ ہزار، حجۃ الوداع یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج میں چالیس ہزار، غزوۂ تبوک میں ستر ہزار، بروقت وفاتِ نبوی ایک لاکھ چوبیس ہزار، اور جن صحابہ کرامؓ سے کتب حدیث میں روایات منقول ہیں ان کی تعداد ساڑھے سات ہزار ہے۔

عقیدہ ۲:- صحابہ کرام میں مہاجرین وانصار کا مرتبہ باقی صحابہ سے زیادہ ہے اور مہاجرین وانصار میں اہل حدیبیہ کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے اور اہل حدیبیہ میں اہل بدر اور اہل بدر میں چاروں خلفاء کا رتبہ سب سے زیادہ ہے اور چاروں خلفاء میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا پھر حضرت فاروقؓ کا مرتبہ سب سے فائق ہے۔

از خلفائے راشدین

مہاجرین ان صحابۂ کرام کو کہتے ہیں جنہوں نے خدا اور رسول کیلئے اپنے وطن مکہ معظمہ کو چھوڑ دیا، جن کی مجموعی تعداد ایک سو چودہ تھی۔ اور انصار اُن صحابۂ کرام کو کہتے ہیں جو مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے اور انہوں نے آنحضرت کو اور مہاجرین کو اپنے شہر میں جگہ دی۔ اور ہر طرح مدد کی۔

عقیدہ ۳:۔ چاروں خلفاء کا افضل اُمت ہونا خلافت کی وجہ سے نہیں ہے، اگر بالفرض بجائے ان کے دوسرے حضرات خلافت کے لئے منتخب ہو جاتے تو بھی یہ حضرات افضلِ اُمت مانے جاتے۔

عقیدہ ۴:۔ خلیفۂ رسول مثلِ رسول کے معصوم نہیں ہوتا، نہ اس کی اطاعت ہر کام میں مثلِ رسول کی اطاعت کے واجب ہوتی ہے، بالفرض کوئی خلیفہ سہواً یا عمداً کوئی حکم شریعت کے خلاف دے تو اس حکم میں اسکی اطاعت نہ کی جائے گی۔ عصمت خاصۂ نبوت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو معصوم ماننا عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ہے۔

عقیدہ ۵:۔ خلیفۂ رسول کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ دین میں نئے احکام دے، نہ اس کو کسی چیز کے حلال و حرام کرنے کا اختیار ہوتا ہے، بلکہ اس کا صرف یہ کام ہے کہ قرآن و حدیث پر لوگوں کو عمل کرائے، احکام شرعیہ کو نافذ کرے اور انتظامی امور کو سر انجام دے۔

عقیدہ ۶:۔ خلیفۂ رسول کا مقرر کرنا خدا کے ذمہ نہیں ہے، بلکہ مسلمانوں کے ذمہ ہے جس طرح امام نماز کا مقرر کرنا مقتدیوں کے ذمہ ہوتا ہے۔ اہلسنت وجماعت جو خلفائے راشدین کی خلافت کو منجانب اللہ مانتے ہیں۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ چاروں خلفاء مہاجرین میں سے ہیں اور مہاجرین میں اہلیت خلافت کا ہونا اور جوان میں سے خلیفہ ہو جائے اس کی خلافت کا پسندیدۂ خدا ہونا قرآن مجید میں وارد ہو چکا ہے[1]

اور حضرت ابوبکر صدیق یا تینوں خلفاء کی خلافت کو منصوص کہنا بایں معنی نہیں ہے کہ خدا یا رسول نے ان کو خلیفہ کہہ دیا تھا بلکہ بایں معنی ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کو خلافت دینے کا وعدہ فرمایا، اور خلیفۂ موعود کے متعلق کچھ علامات اور کچھ پیشین گوئیاں ارشاد فرمائیں جو ان تینوں خلفاء میں پائی گئیں اور ان تینوں خلافتوں کے نہ ماننے کے بعد ان آیتوں کے صادق ہونے کی کوئی صورت ممکن نہیں علیٰ ہذا احادیث نبویہ میں بھی ان تینوں خلفاء کے متعلق پیشین گوئیاں بہت ہیں اور حضرت صدیق رضؓ کے متعلق تو ان پیشین گوئیوں وغیرہ کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی آخری بیماری میں اپنی جگہ پر امام نماز بنا دیا تھا۔

عقیدہ:- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات گیارہ تھیں۔ حضرت خدیجہ رضؓ حضرت زینب رضؓ بنت خزیمہ ان دونوں کی وفات آپ کے سامنے ہی ہو گئی حضرت عائشہ رضؓ حضرت حفصہ رضؓ حضرت ام حبیبہ رضؓ حضرت زینب رضؓ بنت جحش حضرت ام سلمہ رضؓ حضرت صفیہ رضؓ حضرت سودہ رضؓ حضرت میمونہ رضؓ۔ حضرت جویریہ رضؓ یہ سب بیویاں خدا ورسول کی برگزیدہ اور تمام ایمان والوں کی ماں ہیں، اور سارے جہان کی ایمان والی عورتوں سے افضل ہیں، ان میں بھی حضرت خدیجہ رضؓ اور حضرت عائشہ رضؓ کا رتبہ زیادہ ہے،

[1] ہمارا رسالہ تفسیر آیت تمکین پڑھئے۔

الممسوحه ضوئيا بـ CamScanner

عقیدہ ۸:- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں چار تھیں، حضرت زینب رض جن کا نکاح حضرت ابوالعاص رض سے ہوا، حضرت ام کلثوم رض ان دونوں کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ذی النورین رض کے ساتھ ہوا، حضرت فاطمہ رض جن کا نکاح حضرت علی مرتضیٰ رض کے ساتھ ہوا، یہ چاروں صاحبزادیاں بڑی برگزیدہ اور صاحبِ فضائل تھیں، اور ان چاروں میں حضرت فاطمہ رض کا رتبہ سب سے زیادہ ہے، وہ اپنی ماؤں کے سوا سب جنتی بیویوں کی سردار ہیں،

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک بیٹی حضرت فاطمہ رض زہرا کو کہنا نصِ قرآنی کے خلاف ہے،[1]

عقیدہ ۹:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دس چچاؤں میں سے صرف حضرت حمزہ رض اور حضرت عباس رض ایمان لائے تھے، ان دونوں کے فضائل بہت زیادہ ہیں، اور حضرت حمزہ رض کا مرتبہ خصوصیت کے ساتھ زیادہ ہے، ان کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الشہداء[2] کا خطاب دیا تھا جب کہ وہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے، اور آپ کی پانچ پھوپھیوں میں سے صرف حضرت صفیہ رض مشرف باسلام ہوئیں۔

---

[1] لہ قولہ تعالیٰ یاایھا النبی قل لازواجک وبناتک (ترجمہ) اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں سے کہہ دیجئے جمع کا صیغہ ارشاد فرمایا جو عربی زبان میں تین سے کم پر نہیں بولا جاتا

[2] ۲ہ بعض لوگ ناواقفیت یا بے توجہی سے سیدنا حسین بن علی رض کو سید الشہداء کہہ دیتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص لقب جس کو دیا ہو وہ اسی کے ساتھ مخصوص رہنا چاہیئے

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

عقیدہ ۱۰: مہاجرین وانصار بالخصوص اہل حدیبیہ میں باہم رنجش و عداوت بیان کرنا افتراء اور بے دینی ہے۔ قرآن مجید کی نصوص[۱] صریحہ کے خلاف ہے،

عقیدہ ۱۱: صحابۂ کرام کے مشاجرات یعنی ان کے باہمی جھگڑوں کا بیان کرنا حرام ہے مگر بضرورت شرعی و بہ نیت نیک اور جن صحابۂ کرام میں باہم کوئی جھگڑا ہوا تو ہمیں دونوں فریق سے حسن ظن رکھنا اور دونوں کا ادب کرنا لازم ہے جس طرح[۲] دو پیغمبروں کے درمیان میں اگر کوئی بات اس قسم کی ہو جائے تو ہم کسی کو برا نہیں کہہ سکتے، بلکہ دونوں پر ایمان لانا نص قرآنی سے ہم پر فرض ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے زمانہ خلافت میں دو خانہ جنگیاں پیش آئیں اول جنگ جمل جس میں ایک جانب حضرت علی مرتضیٰ رض تھے اور دوسری جانب ام المومنین حضرت عائشہ رض تھیں، اور ان کے ساتھ حضرت طلحہ رض و حضرت زبیر رض تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں دونوں جانب اکابر صحابہ تھے، مگر یہ لڑائی دھوکہ میں چند مفسدوں کی حیلہ سازی سے پیش آگئی، ورنہ ان

---

۱ اہل حدیبیہ کے حق میں ارشاد خداوندی ہے کہ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ یعنی وہ باہم مہربان ہیں اور عموماً مہاجرین وانصار کے حق میں ہے کہ ھو الذی الف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (یعنی اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی پس خدا کے فضل سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ ۲ مثلاً حضرت موسیٰ ع اور حضرت ہارون علیہما السلام کے درمیان میں ایک ایسی بات ہو گئی کہ حضرت موسیٰ ع نے حضرت ہارون ع کی داڑھی اور سر کے بال پکڑ کر کھینچے اس واقعہ کا ذکر قرآن شریف میں ہے ہمارے لئے دونوں واجب التعظیم ہیں نص قرآنی ہے کہ لانفرق بین احد من رسلہ یعنی خدا کے رسولوں میں ہم تفرقہ نہیں کرتے۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

میں باہم نہ رنجش تھی، نہ آپس میں لڑنا چاہتے تھے،

مفسدوں کی فتنہ پردازی ہوئی   باعث خونریزی جنگ جمل
ورنہ شیر حق سے طلحہؓ اور زبیرؓ   چاہتے ہرگز نہ تھے جنگ و جدل

اس لڑائی میں ہر فریق سے دوسرے کے فضائل منقول ہیں جیسا کہ اسی کتاب میں حضرت علی مرتضیٰؓ کے تذکرہ میں انشاء اللہ بیان ہوگا،

دوم جنگ صفین جس میں ایک جانب حضرت علیؓ اور دوسری طرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما، اس لڑائی کے متعلق اہل سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ خلیفہ برحق تھے اور حضرت معاویہؓ اور ان کے ساتھ والے باغی اور خاطی۔ مگر اس خطا پر ان کو برا کہنا جائز نہیں، کیونکہ وہ بھی صحابی ہیں صاحب فضائل ہیں، اور ان کی یہ خطا غلط فہمی کی وجہ سے تھی، اور غلط فہمی کے اسباب موجود تھے، ایسی خطا کو خطائے اجتہادی کہتے ہیں، جس پر عقلاً و شرعاً کسی طرح مواخذہ نہیں ہو سکتا۔

حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلویؒ ازالۃ الخفاء میں فرماتے ہیں :-

باید دانست کہ معاویہ بن ابی سفیانؓ یکے از اصحاب آنحضرت بود صلی اللہ علیہ وسلم، وصاحب فضیلت جلیلہ در زمرۂ صحابہ رضوان اللہ علیہم زینہار در حق او سوء ظن نکنی و در ورطۂ سب او نیفتی تا مرتکب جرائم نشوی۔

جاننا چاہیئے کہ معاویہ بن ابی سفیانؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے، اور زمرۂ صحابہ میں بڑی فضیلت والے تھے، خبردار ان کے حق میں بدگمانی نہ کرنا اور انکی بدگوئی میں پڑکر فعل جرائم کے مرتکب نہ بننا،

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

حضرت معاویہ رضہ ابتداءً تو باغی تھے، مگر حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی صلح و بیعت کے بعد بلا شبہ وہ خلیفۂ برحق ہو گئے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہماری کتاب ترجمہ تطہیر الجنان کو دیکھنا چاہیئے، کہ وہ اس مرض کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ شفائے کامل ہے۔

عقیدہ ۱۲: صحابۂ کرام خصوصاً مہاجرین و انصار سے بدگمانی رکھنا، ان کو برا کہنا قرآن مجید کی صریح مخالفت اور شریعت الٰہیہ کی کھلی ہوئی بغاوت ہے ایسے شخص کے حق میں کفر کا اندیشہ ہے۔

فرقۂ روافض جو تمام صحابۂ کرام حتیٰ کہ مہاجرین و انصار کی بدگوئی کرتا ہے اور ہجرت و نصرت کو فضیلت کی چیز نہیں کہتا گو یہ صریح خلاف[۱] ورزی قرآن مجید کی ہے اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور دلائل نبوت مشکوک ہو جائیں[۲]، لیکن اس بناء پر ان کو

۱۔ ہمارا رسالہ تفسیر آیات مدح مہاجرین دیکھئے، جس میں دس آیات قرآنیہ کی تفسیر ہے اس سے معلوم ہوگا کہ قرآن شریف میں کیسے عظیم الشان فضائل مہاجرین و انصار کے ہیں، اور کس صراحت کے ساتھ ہیں۔ ۲۔ قرآن شریف کے کتاب اللہ ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت اور دلائل نبوت کے چشم دید گواہ صحابۂ کرام خصوصاً مہاجرین و انصار ہیں، انہی نے اور ان کے تابعین نے تمام دنیا کے سامنے اس بات کی عینی شہادت دی ہے کہ یہ قرآن وہی کتاب ہے، جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ فرماتے تھے، اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت کو اپنے کانوں سے سنا اور آپ کے معجزات و دلائل نبوت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، اور یہ ظاہر ہے کہ جب کسی واقعہ کے چشم دید گواہ مجروح کر دیئے جائیں تو وہ واقعہ مشکوک بلکہ واجب التکذیب ہو جاتا ہے۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کافر کہنا خلافِ احتیاط ہے، اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ جب تک صریح انکار ضروریات دین کا نہ ہو اس وقت تک کسی کلمہ گو کو کافر کہنا نہ چاہیئے امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لا نکفر احداً من اھل القبلۃ یعنی ہم اہل قبلہ[1] میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے۔

روافض کا کفر اس بنیاد پر قطعی ہے کہ وہ قرآن مجید کی تحریف[2] کے قائل ہیں اور معاذ اللہ اس کو اصلی قرآن نہیں مانتے۔

یہ بارہ عقیدے جو بیان کئے گئے اہلسنت وجماعت کے لئے نہایت ضروری ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر عقیدے وہ ہیں جن کا ماخذ قرآن مجید ہے حق تعالیٰ ہم سب کو ان پاک عقائد پر استقامت عطا فرمائے آمین۔

---

[1] اہل قبلہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، یا کعبہ کا قبلہ ہونا مان لے یہ بات تو کفار مکہ میں بھی موجود تھی، بلکہ اہل قبلہ کا مطلب یہ ہے کہ اس قبلہ کی جو ملت ہے اس ملت کی تمام ضروریات کو مانتا ہو جیسا کہ علامہ علی قاری مکی نے شرح فقہ اکبر میں تصریح فرمائی ہے

[2] ہماری کتاب تنبیہ الحائرین اوراول من الماتین دیکھئے، اس میں مسئلہ مفصل ملے گا کہ کتب شیعہ میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی ہیں، اور کوئی شیعہ آج تک منکر تحریف نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے گنتی کے چار شخص ان میں منکر تحریف کہے جاتے ہیں، مگر ان کا انکار از راہ تقیہ ہے۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

تقریظ

مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث مفتی ولی حسن صاحب

مجموعہ ھٰذا کی انفرادیت

ایسا جامع و مانع از اول تا آخر خالص قرآن و سنت سے ماخوذ، عقائدِ ضروریہ اسلامیہ پر مشتمل مجموعۂ عقائد آج تک میری نظر سے نہیں گذرا، جو مختصر ہونے کے باوجود مسلمانوں کے جملہ بنیادی عقائد پر اس درجہ محیط ہو۔

الحمد للہ مجموعۂ ھٰذا کے بعد اب اصلاحِ عقائد کے لئے کسی مسلمان کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہی، چونکہ زندگی کے تمام اعمال کی صحت و مقبولیت کا انحصار عقائد کی صحت ہی پر منحصر ہے۔ اس لئے "بہشتی زیور" اور "تعلیم الاسلام" کی طرح تمام طالبانِ حق امام اہلسنّت کے تحریر کردہ نجات کی کنجی اِن اوراقِ زرّیں کو اپنے لئے حرزِ جان بنالیں اور اس کی ایک ایک سطر کو بار بار پڑھ کر اپنے دل و دماغ میں کندن کرلیں، اصلاحِ اعمال کی یہ ہی بہترین راہ ہے۔

عقائد کی اہمیت کے پیشِ نظر ائمہ مساجد کی ذمّہ داری ہے کہ وہ قبل خطبۂ جمعہ اپنے نمازیوں کو سبقاً سبقاً اس مجموعہ کو سنائیں اور مستقل مطالعہ کی ترغیب دیں اور دعا کریں کہ خدا اس ادارے کو ایسی ہی گراں قدر دینی خدمات کی توفیق بخشتا رہے کیا ہی اچھا ہو کہ مخیّر حضرات اس کو مفت تقسیم کرائیں۔

ولی حسن